

برکات نماز

مناخیس

مع مسائل ضروریہ



مؤلف: حاجی محمد قاسم گبول طاہری

طاہری پبلیکیشن حیدرآباد



إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

تلخیص برکات نماز

عقائد اسلام - شش کلمات طہیات - مسائل وضو - مسائل
غسل و تیمم - نماز مترجم - دو مسائل نماز - ختم خواجگان
نقشبند - مسنون دعائیں - شجرہ مبارک مشائخ نقشبند

مؤلف: حاجی محمد قاسم گبول طاہری

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو

ناشر

☆ والڈاس سٹریٹ، بلا آسمانہ لائبریری، لفٹ نمبر ۱۰

☆ طاہری پبلیکیشنز، حیدرآباد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: تلخیص برکات نماز

مصنف: حاجی محمد قاسم گبول طاہری

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو

کمپوزنگ: مولوی محمد ہاشم گبول طاہری

ناشر: طاہری پبلیکیشن حیدرآباد

اشاعت اول: اگست 2011

تعداد: ایک ہزار

ہدیہ:

ملنے کے پتے

☆ کتب خانہ غفاریہ درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو

☆ طاہری پبلیکیشن لطیف آباد حیدرآباد

تقریظ

مرشد مربی خواجہ خواجگان حضرت
 محمد طاہر عرف سجن سائیں مدظلہ العالی
 نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
 اما بعد! حصول علم تمام مسلمانوں پر لازمی
 قرار دیا گیا ہے۔ دینی مسائل کا حصول ضروریات
 زندگی، عبادات و معاملات کے لحاظ سے اتنا ہر مسلم پر
 ضروری ہے جس سے وہ دینی مسائل سے بخوبی واقف
 ہو سکے۔

AL-ISLAH NETWORK

ہمارے محترم دوست مولانا محمد قاسم صاحب
 نے یہ مختصر رسالہ ترتیب دیا ہے جس میں نماز کے بنیادی
 مسائل کا تذکرہ کیا ہے۔ پوری جماعت کو تاکید کی جاتی
 ہے کہ ان مسائل کو خود بھی پڑھیں، سمجھیں اور مساجد میں
 اور تربیتی پروگراموں میں مسائل کے درس کا اہتمام

کریں۔

امید ہے کہ یہ رسالہ تمام احباب کے لیے

مفید ثابت ہوگا۔

والسلام

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

مقدمہ

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل
یہ حضورؐ کی بندہ پروری ہے
برکات نماز سندھی کی دوسرے ایڈیشن
(2004) کے مقدمہ میں فقیر نے یہ کلمات تحریر کیے
تھے۔ ”لیکن یہ کمزور آنکھیں اس دنیا میں بیت اللہ
شریف اور روضہ رسول مقبول ﷺ کی زیارت کی
صورت میں مزدوری کی طلب رکھتی ہیں“ الحمد للہ ثم
الحمد للہ پانچ سال کے وقفہ کے بعد بخت نے یاوری کی
سن 2009ء میں یہ دلی تمنا پوری ہوئی اور آنکھوں کو
مطلوبہ مزدوری مل گئی۔ لیکن یہ مزدوری ایسی نہیں کے ایک
بار ملنے کے بعد دوسری بار اس کی طلب نہ ہو بلکہ یہ
مزدوری ایسی ہے جس سے آنکھیں کبھی سیر نہیں ہوتیں
دیدار سے طلب میں اور اضافہ ہوتا ہے۔ الحمد للہ ارض
مقدس میں آنکھوں نے خوب زیارتیں کیں اور عشق و

محبت میں ڈوب کر خوب آنسوں بہائے۔ یہی آنسوں
ہیں جن کو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھتا ہوں۔ اور پیشانی
کو بھی حرمین شریفین زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً کے
گوشے گوشے میں اور روضہ انور سے متصل ریاض الجنۃ
میں اصحاب صفہ کے چبوترے پر اور کعبۃ اللہ شریف سے
متصل حطیم، مطاف میں، منی، عرفات مزدلفہ اور ارض
مقدس کی دوسری تاریخی مساجد اور دیگر مقدس مقامات پر
سجدہ ریز ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک
اس وقت بارگاہ الہی میں بار بار یہ التجا تھی کہ
الہی جب تک زندگی ہے بار بار یہ نعمت عظمیٰ نصیب فرما۔
(آمین ثم آمین) چونکہ کتاب ”برکات نماز اردو“ زیر
ترتیب تھی اس لیے باب البقیع کے سامنے روضہ انور
کے قریب بیٹھ کر حضور ﷺ کے حضور میں کتاب کی
اشاعت کی اجازت طلب کی اور اپنی دیرینہ دلی تمنا کو
پورا کرتے ہوئے تبرکاً چند احادیث مبارک نقل کر کے

اس کی ابتدا کی اور اس کی تکمیل کے لیے عاجزانہ التماس کی۔ چونکہ اس وقت پوری کتاب شائع نہیں کر سکتے لہذا فی الحال گذشتہ سال 1431ھ میں معکفین کے ساتھ اختصار سے نماز کے مسائل شائع کرنے کا جو وعدہ کیا تھا مرشد مربی کی اجازت سے وہ وعدہ پورا کر رہے ہیں زندگی رہی تو انشاء اللہ پوری کتاب عنقریب چھپ کر منظر عام پر آئے گی۔

معکفین جملہ فقرا و جملہ مسلمان ان مسائل کو غور سے پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ اگر کتاب میں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو مؤلف کو آگاہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی درستگی کی جاسکے۔

اگر کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو موبائل نمبر

03002653221 پر مؤلف سے رابطہ کریں اور ہر

وقت اپنی مقبول دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

یکم جولائی 2011ء (مؤلف)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عقائد اسلام

صفت ایمان مفصل: اَمَنْتُ بِاللّٰهِ
وَمَا لَيْكَتْهِ وَكُتِبَهِ وَرُسُلُهُ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی
وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے
فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر
اور قیامت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر پر کہ وہ اللہ
تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر۔

صفت ایمان مجمل: اَمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا

هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ

أَحْكَامِهِ أَقْرَأُ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقُ بِالْقَلْبِ۔

(مفاتیح) ۲۲۵

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیا اسکے سارے حکموں کو زبان کے اقرار سے اور دل سے یقین سے۔

شش کلمات طیبات

پہلا کلمہ طیب:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

AL-ISLAH NETWORK

دوسرا کلمہ شہادت:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا

کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے

اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید: سُبْحَنَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

ترجمہ: پاک ہے اللہ تعالیٰ اور تمام تعریفیں اللہ
تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی
طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف
سے ہے جو عالیشان عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا
أَبَدًا ۚ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۚ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ ۚ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا

ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے جو مرے گا نہیں عظمت اور بزرگی والا ہے بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ
أَذْنَبْتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَا سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَ
أَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنْ
الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوبِ وَ سَتَّارُ الْغُيُوبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوبِ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ -

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا

پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا جان بوجھ کر یا
بھول کر در پردہ یا کھلم کھلا اور میں توبہ کرتا ہوں اسکے

حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں بیشک تو غیبوں کا جاننے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کے طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ رہ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُکَ مِنْ اَنْ اُشْرَکَ بِکَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهِ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهِ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِی کُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور

میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس (گناہ) سے جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور (باقی) ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

وضو کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ
فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى
الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ
إِلَى الْكَعْبَيْنِ

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو

دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں کو دھوؤ۔

حدیث: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت حمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی ڈالا، ان کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا داہنا ہاتھ اس پانی میں ڈال دیا۔ اس کے بعد کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک سکی، پھر منہ دھویا تین بار، اور دونوں ہاتھ دھوئے کہنیوں تک تین بار، پھر سر پر مسح کیا (ایک بار) پھر ہر ایک پاؤں کو تین بار دھویا، پھر کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جیسے میں نے یہ وضو کیا، آپ ﷺ نے فرمایا، جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) پڑھے دل میں کوئی باتیں نہ بنائے ان (دو

رکعتوں میں) تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ بخش دے
گا (بخاری کتاب الوضوء)

وضو کا مسنون طریقہ :

جب وضو کرنے کا ارادہ ہو تو کسی مٹی کے برتن
میں پانی لے کر، کسی بلند جگہ پر کعبۃ اللہ شریف کی طرف
رخ کر کے بیٹھے۔ وضو کی نیت کرے اور بِسْمِ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَام پڑھے داہنے
ہاتھ میں پانی لے کر دونوں ہاتھ گٹوں (پنچوں) تک تین
مرتبہ دھوئے۔ اور ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کرے۔ داہنے
ہاتھ میں پانی لے کر کلی کرے اور مسواک کرے مسواک
کے بعد دو مرتبہ کلی کر کے تین کا عدد مسنونہ پورا کرے
۔ تین بار ناک میں پانی ڈالے اور ہر مرتبہ بائیں ہاتھ کی
چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرے۔ پھر دونوں ہاتھوں
میں پانی لیکر تین مرتبہ منہ دھوئے۔ دوبارہ ڈاڑھی کے
نیچے پانی لگا کر داڑھی کا خلال کرے۔ منہ دھوتے وقت

پیشانی کی طرف سے اس طرح پانی ڈالے کہ منہ کی حد
 میں بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔ داہنے ہاتھ میں پانی
 لے کر پہلے دایاں بازو پھر بائیں بازو سمیت تین
 مرتبہ دھوئے۔ بازو دھونے کے بعد اگر ہاتھوں پر اچھی
 طرح تری (گیلا پن) موجود ہے تو اسی تری سے
 سرہ کانوں اور گردن کا مسح کرے اور اگر ہاتھ سے دستار یا
 ٹوپی وغیرہ اتاری ہے تو ہاتھوں کی تری ختم ہوگئی، اب کسی
 عضو سے ٹپکتے ہوئے قطروں سے ہاتھ تر نہ کرے بلکہ
 نئے پانی سے ہاتھ تر کرے۔ اس کے بعد اس طرح
 پاؤں دھوئے کہ داہنے ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں
 ہاتھ سے پہلے دایاں پاؤں ٹخنے سمیت اور پھر بائیں پاؤں
 اچھی طرح مل کر دھوئے۔ پیر دھوتے وقت انگلیوں کا
 خلال کرے۔ پیر دھوتے وقت پیر کے تلوے کی جانب
 نہ کرے۔ وضو کے بچے ہوئے پانی سے کچھ کھڑا ہو کر پینا
 مستحب ہے کہ اس میں شفاء کے امراض ہے۔ وضو کے بعد

سورة انا انزلناه کلمہ شہادت اور یہ دعاء۔ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ
الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پڑھے۔

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک
لوگوں میں سے کر اور مجھے ان لوگوں میں سے کر جن کو
کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے۔

فائدہ: اس طریقے میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جن پر

عمل کرانے کے لئے قرآن پاک اور صحیح احادیث میں

صاف حکم آیا ہے ان پر عمل کرنا فرض ہے ان میں ذرہ

بھر بھی کمی ہوئی تو وضو درست نہ ہوگا ان کو فرائض وضو

کہا جاتا ہے۔ سب سے پہلے وہ بیان کئے جائیں گے اور

اس طریقے میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جن پر عمل کرنے

کے لئے احادیث مبارکہ میں بہت تاکید آئی ہے اور

حضور ﷺ خود بھی ان پر عمل کرتے رہے، ان کو اذا

کئے بغیر وضو کامل نہ ہوگا اور ثواب بھی پورا نہیں ملے گا ان کو وضو کی سنتیں کہا جاتا ہے یہ فرائض وضو کے بعد بیان کئے جائیں گے۔ اس بیان کردہ طریقہ میں کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جن پر حضور ﷺ عمل بھی فرماتے تھے اور کبھی کبھار چھوڑ بھی دیتے تھے۔ ان پر عمل کرنے میں بہت ثواب ہے اور عمل نہ کرنے پر کوئی گناہ بھی نہیں ہوتا ان کو وضو کے مستحبات کہا جاتا ہے، جن کا ذکر سنتوں کے بعد آئے گا۔ ازاں سوا کچھ ایسے بھی اسباب ہیں جن کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ نواقضات کہلاتے ہیں۔ یہ مستحبات کے بعد بیان ہونگے اور کچھ ایسے بھی اسباب ہیں جن کی وجہ سے وضو ٹوٹتا تو نہیں لیکن ناقص ہو جاتا ہے، ان کو مکروہات وضو کہا جاتا ہے یہ نواقضات وضو کے بعد بیان ہونگے (انشاء اللہ)

وضو کے فرائض

۱۔ چہرہ دھونا چہرے کی حد لمبائی میں پیشانی کے بالوں

سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ۔

۲۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا سمیت کا مطلب یہ ہے کہ کہنیوں کا دھونا بھی فرض ہے ۔

۳۔ سر کا چوتھائی حصہ مسح کرنا، چوتھا حصہ کا مطلب ایک تو یہ ہے کہ جلدی یا کسی اور وجہ سے سنت کے مطابق پورے سر کا مسح نہیں کر سکتا تو کم سے کم، پورے سر کے بالوں کا چوتھائی حصہ پر مسح کرنا فرض ہے۔ اگر نہیں کیا تو وضو درست نہ ہوگا۔

دوم یہ کہ صرف ایک یا دو انگلیوں سے مسح کرنا کافی نہ ہوگا بلکہ ان کے ساتھ ہاتھ کے ہتھیلی کا ہونا بھی شرط ہے۔ اگر صرف انگلیوں سے مسح کرتا ہے تو پھر ہاتھ کی پانچوں انگلیوں سے مسح کرے۔

۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا سمیت کا مطلب ہے کہ ٹخنوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

وضو کی سنتیں ۱۴ ہیں:

۱۔ وضو کی نیت کرنا۔ (جیسے یوں کہے کہ وضو کرتا ہوں اس نیت سے کہ پلیدی دور ہو اور پاکی حاصل ہو)

۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ پڑھنا۔ (اگر یاد نہ ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا بھی کافی ہے)

۳۔ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ ہاتھوں کے انگلیوں کا خلال کرنا۔ ۵۔ مسواک کرنا۔ ۶۔ کلیاں کرنا۔ ۷۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ۸۔ ہر عضو کو تین بار دھونا۔ ۹۔ ترتیب قائم کرنا

۱۰۔ اعضاء کو پے درپے دھونا (پے درپے کا مطلب یہ ہے کہ ایک عضو دھونے کے بعد دوسرے عضوے کو دھونے میں وقفہ نہ ہو) ۱۱۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ ۱۲۔

پورے سر کا مسح کرنا۔ ۱۳۔ کانوں کا مسح کرنا۔ ۱۴۔ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

وضو میں ۱۸ مستحبات ہیں:

۱۔ قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنا ۲۔ مٹی کے برتن سے وضو کرنا ۳۔ وضو کا برتن بائیں جانب رکھنا ۴۔ بلند جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا ۵۔ بائیں ہاتھ کی چھنگلی (چھوٹی انگلی) سے ناک صاف کرنا ۶۔ ہر عضو پر دھونے سے پہلے تر ہاتھ پھیرنا ۷۔ کوئی عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کرنا ۸۔ ڈھیلی انگلی کو حرکت دینا ۹۔ ہر عضو دھوتے وقت بِسْمِ اللہ شریف مسنون دعا اور درود شریف پڑھنا ۱۰۔ گردن کا مسح کرنا ۱۱۔ ہر داہنے عضو کو پہلے دھونا ۱۲۔ بائیں ہاتھ سے پاؤں دھونا ۱۳۔ اعضاء کو مقرر حد سے زیادہ دھونا ۱۴۔ وضو کرنے میں کسی سے مدد نہ لینا (البتہ معذور کے لئے جائز ہے) ۱۵۔ کپڑوں کو وضو کے ٹپکتے ہوئے قطروں سے بچانا ۱۶۔ اعضاء کو آرام سے دھونا ۱۷۔ وضو سے بچا ہوا تھوڑا سا پانی کھڑے ہو کر پینا ۱۸۔ وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کَلِمَہ

شہادت اور یہ دعا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ
التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
هُمْ يَحْزَنُوْنَ پڑھے۔

وضو کی مسنون دعائیں

کلی کرتے وقت یہ دعا پڑھنی ہے اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِيْ
عَلَى تِلَاوَتِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ
وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ تو میری مدد کر کہ قرآن پاک کی
تلاوت کروں اور تیرا ذکر و شکر کروں اور اچھی طرح
تیری عبادت کروں۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَرْحِنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرْجِنِيْ
رَائِحَةَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے جنت کی خوشبو سگھا اور جہنم

کی بدبو سے بچا۔

منہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهُ
وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ۔

ترجمہ: اے اللہ تو میرے چہرے کو اس دن روشن
کر جس دن کچھ چہرے روشن ہونگے اور کچھ سیاہ۔

داهنا ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ يَمِيْنِيْ وَحَاسِبِيْ
حِسَابًا يَّسِيْرًا

ترجمہ: اے اللہ میرا اعمال نامہ میرے داہنے ہاتھ
میں دے اور مجھ سے حساب آسان فرما۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ
وَرَاءِ ظَهْرِيْ وَلَا تُحَاسِبْنِيْ حِسَابًا عَسِيْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ میرا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں

نہ دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے اور میرا حساب کتاب مشکل نہ کرنا۔

سرکا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَظْلِنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا

کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ وَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهُ

ترجمہ: اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ میری گردن کو آگ سے آزاد کر۔

داہنا پاؤں دھوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلٰى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُلُّ
الْاَقْدَامُ -

ترجمہ: اے اللہ میرے دونوں پاؤں پل صراط پر
ثابت رکھ جس دن کہ پاؤں پھسلیں گے۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَسَعْيِيْ
مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ -

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میری
کوشش بار آور کر اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔

وضو سے بچا ہوا پانی پیتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَشْفِنِيْ بِشِفَاكَ وَداوِنِيْ بِدَوَائِكَ
وَاعْصِمْنِيْ مِنَ الْوَهْمِ وَالْاَمْرَاضِ
وَالْاَوْجَاعِ -

ترجمہ: اے اللہ اپنی شفا سے مجھے شفا دے اپنی

دوا سے میری دوا کر اور بچا مجھے کاہلی بیماریوں اور دکھوں
سے (فتاویٰ عالمگیری)

وضو توڑنے والی چیزیں -

- ۱۔ پاخانہ اور پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا ۲
- جسم کے کسی بھی حصے سے خون یا پیپ کا نکل کر بہنا ۳
- سہارے سے سونا بشرطیکہ سرین زمین پر نہ جمے ہوں ۴
- منہ بھرتے کرنا ۵ رکوع و سجدہ والی نماز میں بالغ کا
- قہقہہ لگانا اگرچہ بھول کر ۶ پاگل یا بیہوش ہو جانا اگرچہ
- نشہ کی وجہ سے ہو ۷ مباشرت فاحشہ یعنی دو مخصوص
- اعضاء کا بغیر کسی حائل چیز کے آپس میں مل جانا ۸
- زخم سے خون یا پیپ کے ساتھ کیڑے کا نکلنا ۹ جو تک
- کا خون چوسنا ۱۰ آنکھ کان یا ناک سے بیماری کی وجہ
- سے درد کے ساتھ پانی کا نکلنا ۱۱ تھوک میں خون کی
- سرخی کا غالب ہونا ۱۲ کانچ کا نکلنا۔ (کانچ نکلنے کے
- بعد اگر خود بخود اندر چلی گئی اور نجاست ظاہر نہیں ہوئی تو

وضو نہیں ٹوٹا اور اگر ہاتھ یا کپڑے سے اندر کیا تو وضو ٹوٹ جائے گا (۱۳) نیند کی حالت میں گرنے کے بعد بھی جلد بیدار نہ ہونا۔

مکروہات وضو

۱۔ چہرے پر زور سے پانی مارنا ۲۔ ضرورت سے کم یا زیادہ پانی استعمال کرنا ۳۔ وضو کرتے وقت دنیاوی باتیں کرنا ۴۔ تین بار نئے پانی سے سر کا مسح کرنا ۵۔ ناپاک جگہ پر وضو کرنا ۶۔ عورت کے غسل یا وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ۷۔ وضو کے پانی میں تھوک یا رینٹھ ڈالنا ۸۔ مسجد کے اندر وضو کرنا ۹۔ وضو میں پیر دھوتے وقت پیروں کے تلوے قبلہ کی جانب کرنا۔ ۱۰۔ بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا ۱۱۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ۱۲۔ اپنے وضو کے لئے کوئی لوٹا وغیرہ مقرر کرنا ۱۳۔ سنت کے خلاف وضو کرنا۔

غسل کا بیان

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا **وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا**

ترجمہ: اگر تم ناپاک کی حالت میں ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔

حدیث: صحیح بخاری و مسلم شریف ام المؤمنین حضرات عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے، پھر سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر پورے بدن مبارک پر پانی بہاتے۔

غسل واجب ہونے کے اسباب

۱۔ جماع کرنا ۲۔ منی کا شہوت سے نکلنا ۳۔ خواب میں احتلام ہونا ۴۔ عورت کا حیض سے پاک ہونا ۵۔

عورت کا نفاس تیسے فارغ ہونا

غسل میں تین فرض ہیں

۱۔ غرارے کرنا ۲۔ ناک میں سخت ہڈی تک پانی چڑھانا ۳۔ پورے بدن پر پانی بہانا ۴۔

غسل کی سنتیں

۱۔ نیت کرنا ۲۔ وضو سے پہلے دونوں ہاتھ گٹھوں تک دھونا ۳۔ دل میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا ۴۔

۵۔ شرم گاہ اور پلید حصہ کو دھونا ۶۔ وضو کرنا ۷۔ تین مرتبہ پورے بدن پر پانی بہانا ۸۔ ہاتھ روم میں بے ستری کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا ۹۔ پورے بدن پر پانی ڈالنے سے پہلے تر ہاتھ پھیرنا ۱۰۔ ایسی جگہ پر نہانا جہاں پر کوئی نہ دیکھے ۱۱۔ پانی معتدل یعنی نہ بہت زیادہ اور نہ بہت کم استعمال کرنا ۱۲۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

سب سے پہلے غسل کی نیت کرے پھر گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر دل میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے، پھر استنجا کرے (چاہے نجاست ہو یا نہ ہو) پھر بدن پر جہاں نجاست لگی ہو دھو کر پاک کرے پھر سنت کے مطابق وضو کرے پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالے پھر داہنے کندھے پر تین مرتبہ اور پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی ڈالے پانی ڈالنے سے پہلے پورے بدن پر تر ہاتھ ملنا بہت ضروری ہے اور ہر مرتبہ پانی ڈالتے وقت یہ کوشش کی جائے کہ پورے بدن پر اچھی طرح پانی بہ جائے کہیں بھی سوکھا نہ رہے

تیمم کا بیان

جواز تیمم کے اہم دو سبب ہیں

۱۔ جہاں پر آدمی خود موجود ہے وہاں سے چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی ملنے کی امید نہ ہو۔

۲۔ پانی تو موجود ہو لیکن کسی وجہ سے اس کے استعمال کرنے سے قاصر ہو۔

تیمم کے تین فرض ہیں

۱۔ نیت کرنا ۲۔ پورے چہرے کا مسح کرنا ۳۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا

تیمم کرنے کا صحیح طریقہ

سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر تیمم کی نیت کرے پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے ہوئے پاک مٹی پر مار کر آگے پیچھے کر کے اٹھائے۔ اگر ہاتھوں پر زیادہ غبار لگ جائے تو ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ سے مارے تاکہ زائد غبار گر جائے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے پورے چہرے کا اس طرح مسح کرے کہ چہرے کی حد میں بال کے برابر بھی جگہ مسح کرنے سے رہ نہ جائے پھر دوبارہ اسی طریقہ پر ہاتھوں کو ز میں پر مار کر ہاتھوں کا اس

طرح مسح کرے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چاروں انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھ کر دائیں ہاتھ کے انگلیوں کے سروں سے لے کر کہتیوں سمیت مسح کرے پھر واپسی میں بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کے پیٹ کو مسح کرتا ہوا انگلیوں کے سروں تک مسح کرے پھر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت کو مسح کرے پھر اسی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے (الجوهرة النيرة)

اذان کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ترجمہ: اس سے اچھی بات کس کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں

مسلمانوں میں سے ہوں۔

حدیث: امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم اور عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خواب میں اذان کی تعلیم ہوئی حضور ﷺ نے فرمایا یہ خواب حق ہے اور عبداللہ بن زید ﷺ سے فرمایا جاؤ بلال کو تلقین کرو (یعنی یہ الفاظ سکھاؤ) وہ اذان کہیں کہ وہ تم سے بلند آواز ہیں۔

حدیث: بخاری و مسلم و مالک و ابوداؤد ابو ہریرہ ﷺ سے راوی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز اسے نہ پہنچے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو (واپس) چلا آتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے اور جب اقامت بھی پوری ہو جاتی ہے (پھر واپس) آ جاتا ہے اور خطرہ (دل میں وسوسے) ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر وہ (بات) جو پہلے یاد نہ تھی

یہاں تک کہ آدمی کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں۔

اذان کے الفاظ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۞
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۞ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ ۞

اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۞ اَشْهَدُ اَنْ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۞ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ۞ حَيَّ
عَلَى الصَّلٰوةِ ۞ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ۞ حَيَّ عَلَى
الْفَلَاحِ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۞ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے
بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے
۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ

کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف۔ آؤ نجات کی طرف آؤ نجات کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی بھی معبود مگر ایک اللہ۔

اقامت کہتے وقت حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (بیشک نماز شروع ہو گئی) دو
مرتبہ کہے اور فجر کی اذان میں

حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ
مَنْ النَّوْمِ (نماز سونے سے بہتر ہے)
دو مرتبہ کہے۔

اذان سننے والوں کو چاہئے کہ جو کلمہ مؤذن کہے وہی کلمہ
کہیں مگر حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ کی جواب میں
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
(گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی

قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور
عظمت والا ہے) کہے۔ اور **حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ** کے
جواب میں

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ
(جو اللہ تعالیٰ **شَاءَ** نے چاہا سو ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں
ہوا) کہے۔

اور فجر کی اذان میں **الْصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ** کے
جواب میں **صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ وَبِالْحَقِّ**
نَطَقْتَ (تو نے سچ کہا اور تو نیکوکار ہے اور تو نے حق
کہا) کہے۔

جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذن اور سامعین درود شریف
پڑھیں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ **اللَّهُمَّ رَبَّ**
هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ
أَبِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالْذَّرَجَةَ
الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي

وَعَدَّتْهُ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔

ترجمہ: اے اللہ اس دعاء تammہ اور قائم ہونے والی نماز کے مالک تو ہی ہمارے سردار محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے اس سے وعدہ کیا ہے، قیامت کے دن ہمیں ان کی شفاعت نصیب کر بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ

نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کے جمیع شرائط پورے کئے جائیں (جو بعد میں بیان کئے جائیں گے) پھر قبلہ رخ ہو کر اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ کی رخ سیدھی ہوں اور دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہو، پھر جو نماز پڑھنی ہو دل اور زبان سے اس کی نیت کرے پھر دونوں

ہاتھ اس قدر بلند کرے کہ انگوٹھے کان کے لو سے چھو جائیں اور انگلیاں ٹلی ہوئی نہ ہوں اور نہ خوب کھولے بلکہ اپنی اصلی حالت میں ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں پھر تکبیر تحریمہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ کر ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اور بیچ والی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی پشت پر ہوں انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑے رکھے، اور نگاہ سجدہ کی مقام پر ہو پھر آہستہ سنا پڑھے۔

ثناء: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ثنا کے بعد تعوذ پڑھے۔

تَعَوُّذ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے
اسکے بعد تسمیہ پڑھے۔

تَسْمِيَّہُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو
بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے۔

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۰ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۰

اِيَّاكَ نَعْبُدُ ۰ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۰ اِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۰ صِرَاطَ الَّذِينَ

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۰ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

وَلَا الضَّالِّیْنَ ۰

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو

سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو بڑا مہربان اور نہایت

رحم والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی

عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہمیں
سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام
کیا نہ ان لوگوں کا (راستہ) جو (تیرے) غضب میں مبتلا
ہوئے اور نہ گمراہوں کا۔

الحمد شریف پورا ہونے کے بعد آہستہ سے (آمین) کہے،
آمین کی معنی ہیں (قبول فرما) پھر آہستہ بسم اللہ پڑھ کر
کوئی بھی سورت پڑھے۔ مثلاً سورہ اخلاص **قُلْ**
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ
يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

ترجمہ: (اے نبی ﷺ) کہہ دے کہ وہ اللہ ایک
ہے اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ
جنا گیا۔ اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

سورت ختم ہونے کے بعد رکوع کرے۔ رکوع کے لیے
جھکتے وقت **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہنا شروع کرے اور رکوع میں
پہنچتے ہی ختم کرے یعنی اتنی جلدی بھی نہ کرے جو رکوع

میں پہنچنے سے بھی پہلے تکبیر پوری ہو جائے اور اس قدر
 طول بھی نہ دے جو رکوع میں پہنچنے کے بعد بھی تکبیر
 پوری نہ ہو۔ رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھوں سے اس طرح
 پکڑے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں گھٹنوں کے
 چاروں طرف پھیلی ہوئی ہوں۔ یعنی سب انگلیاں نہ ایک
 طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور
 ایک طرف فقط اٹکھٹا۔ سر پیٹھ کے برابر ہو یعنی پیٹھ سے
 زیادہ جھکا ہوا نہ ہو۔ رکوع میں پہنچنے کے بعد رکوع کی تسبیح
 پڑھے۔ **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** (پاک ہے میرا
 پروردگار عظمت والا) اگر امام ہے تو **سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
 حَمِدَهُ** (اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی
 تعریف کی) کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ اور اگر مقتدی ہے
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے پروردگار تیرے لیے
 تمام تعریفیں ہیں) کہے اور اگر اکیلا ہے تو رکوع سے اٹھتے
 وقت **سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** کہے اور سیدھا

کھڑا ہونے کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔ رکوع کے بعد کھڑا ہونے کو قومہ کہتے ہیں اور قومہ کرنا واجب ہے۔ اس میں بہت لوگ غفلت کرتے ہیں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا اس طرح سجدہ میں جائے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے، پھر ہاتھ اور پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان میں پیشانی رکھے۔ کئی لوگ ہاتھوں کو گھٹنوں کے قریب زمین پر رکھتے ہیں اور پیشانی آگے رکھتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے اور کچھ لوگ سجدہ کرتے وقت اس قدر جلدی کرتے ہیں کہ ناک اور پیشانی سے زمین کو صرف چھو کر اٹھتے ہیں، جس کو حدیث شریف میں کوئے کی سی ٹھونگیں مارنا فرمایا گیا ہے، یہ بھی بہت برا ہے، بلکہ سجدہ میں ضروری ہے کہ پیشانی اور ناک کو زمین پر خوب جمائے، بازوؤں کو پسلیوں سے اور کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھے اور دونوں پاؤں کو انگلیوں کے بل کھڑا کرے اور

انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور پاؤں کی انگلیاں زمین سے نہ اٹھائے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور ہاتھوں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہوں اور کم سے کم تین بار **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** کہے۔ پھر سر اٹھائے اور داہنا پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کر کے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر خوب سیدھا ہو کر بیٹھ جائے۔ اس کو جلسہ کہتے ہیں اور جلسہ کرنا واجب ہے۔ اس میں بھی بہت لوگ غفلت کرتے ہیں۔ جلسہ میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں پھر **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتا ہوا دوسرے سجدے میں جائے۔ تسبیحات پڑھنے کے بعد سجدے سے سر اٹھائے اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ البتہ کوئی عذر ہو تو ہاتھوں کے سہارے اٹھنا جائز ہے۔ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرے لیکن اس میں ثنا و تعوذ نہ پڑھے۔ صرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر الحمد شریف شروع کرے۔ دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے فراغت کے بعد بیان شدہ مسنون طریقہ پر قعدہ میں بیٹھ کر التحیات پڑھے۔ اگر دو رکعت والی نماز ہے تو التحیات کے بعد درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو التحیات کے بعد کچھ بھی نہ پڑھے بلکہ بلا تاخیر تیسری رکعت کے لیے اٹھے۔ فرض نماز کی آخری دونوں رکعتوں میں صرف بسم اللہ اور الحمد شریف پڑھے اور سورۃ نہ ملائے اور دوسرے ارکان یعنی قیام، قرأت، رکوع، سجدے اور قعدے وغیرہ پہلی رکعت کی طرح ادا کرے۔ آخری رکعت کے دوسرے سجدے سے فراغت کے بعد مسنون طریقہ پر قعدہ میں بیٹھ کر التحیات پڑھے۔ التحیات یہ ہے۔ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

وَبَرَكَاتِهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الضَّالِّحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

ترجمہ: تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اور پاکیزگیاں اللہ
ہی کے لیے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی
رحمتیں اور اس کی برکتیں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے
نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے
اور رسول ہیں۔ التحیات کے بعد درود ابراہیمی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ: اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیج، جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ الہی برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد علیہ السلام کی آل کو، جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ درود ابراہیمی کے بعد کوئی بھی دعا پڑھے۔ مثلاً: رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

ترجمہ: اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار مجھ کو اور میرے

والدین کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے اس روز جب کہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے۔

دعا پوری کرنے کے بعد پہلے داہنے کاندھے

کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اَللّٰهِ کہے اور پھر بائیں طرف۔ سلام پھیرنے کے بعد

مختصر دعا مانگنی چاہیے کیونکہ سنتوں میں تاخیر کرنے سے ثواب کم ملتا ہے۔ سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد ایک

مرتبہ آیۃ الکرسی، ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھ کر دعا

مانگے۔ آیۃ الکرسی یہ ہے۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ

لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَ الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ

اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ

مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہٗ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَلَا يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

ترجمہ: اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے۔ (کارخانہ عالم کو) قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے، جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے وہ سب جانتا ہے، اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پہ احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالی شان عظمت والا ہے۔

دعا مانگتے وقت اپنی زبان میں جو دل چاہے مانگ لے۔ البتہ قرآن اور احادیث میں وارد دعائیں پڑھنا باعث

خیر و برکت ہیں۔ لہذا چند ایسی دعائیں یہاں پر پیش کی جاتی ہیں۔ رَبَّنَا اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر آپ نے ہمیں نہیں بخشا اور ہمارے اوپر رحم نہ کیا تو ہم نقصان والوں میں سے ہوں گے۔

دعائے قنوت: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ ۝ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ

وَالْيَا نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ
وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ
مُلْحِقٌ ۝

ترجمہ: الہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے
معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری
بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور
تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور
چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ الہی
ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز
پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے
اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت
کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں
۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

تراویح کی تسبیح: سُبْحَنَ ذِي
الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ ۝ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ

وَالْعُظْمَتِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبَرِيَاءِ
وَالْجَبَرُوتِ ۝ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ
الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ ۝ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا
مِنَ النَّارِ يَا مَجِيْرُ يَا مَجِيْرُ يَا مَجِيْرُ ۝

ترجمہ: پاک ہے زمین اور آسمانوں کی بادشاہی
والا، پاک ہے وہ عزت اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت
والا اور بڑائی اور دبدبے والا۔ پاک ہے بادشاہ (حقیقی)
زندہ ہے جو سوتا نہیں اور نہ مرے گا بہت ہی پاک اور
بہت ہی مقدس ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا
پروردگار۔ الہی ہم کو دوزخ سے پناہ دے، اے پناہ
دینے والے، اے پناہ دینے والے، اے پناہ دینے
والے۔

فرائض نماز: ان کے ادا کرنے میں ذرہ برابر بھی
 کوتاہی ہوئی تو نماز نہ ہوگی۔ نماز کے فرائض دو قسم کے

ہیں۔ ان میں سے سات وہ ہیں جن کا نماز شروع کرنے سے پہلے پورا کرنا ضروری ہے۔ وہ شرائط نماز کہلاتے ہیں اور سات وہ ہیں جو نماز کے دوران ادا کرنے ضروری ہیں

شرائط نماز: (۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں

کا پاک ہونا (۳) ستر عورت (مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنے سے نیچے تک اور عورت کے لیے چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ پورا بدن) (۴) نماز کی جگہ کا پاک ہونا (۵) وقت کے اندر نماز پڑھنا (۶) قبلہ کی طرف منہ کرنا (۷) نماز کی نیت کرنا۔

فرائض نماز کے دوسری قسم کو ارکان نماز کہتے ہیں۔ جو نماز کے شروع کرنے سے نماز کے آخر تک ادا کرنے ہیں۔

ارکان نماز (۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳)

قرأت (نماز میں قرآن پاک پڑھنا) (۴) رکوع کرنا

(۵) دو سجدے ادا کرنا (۶) آخری قعدہ میں بیٹھنا (۷) اپنے کسی فعل سے نماز سے فارغ ہونا۔

واجبات نماز: جن کا قصد ترک گناہ اور نماز

واجب الاعدادہ ہے اور سہواً ترک ہو تو سجدہ سہو واجب ہوتا

ہے۔ (۱) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے

مقرر کرنا (۲) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد شریف

پڑھنا۔ (۳) الحمد شریف ایک بار پڑھنا (۴) الحمد شریف

سورت سے پہلے پڑھنا (۵) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں

، واجب، سنت اور نوافل کی سب رکعتوں میں الحمد

شریف کے ساتھ سورت ملانا (۶) امام کو آہستہ والی

نمازوں میں آہستہ اور جہری نمازوں میں جہر (بلند آواز)

سے قرأت کرنا (۷) قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا

ہونا (۸) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (۹)

تعدیل ارکان یعنی ارکان کو پورے اطمینان سے ادا کرنا

جلد بازی نہ کرنا (۱۰) ترتیب قائم کرنا یعنی قرأت، رکوع

، سجدوں اور رکعتوں کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرنا (۱۱)
 قعدہ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں
 کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا (۱۲) دونوں قعدوں میں تشہد
 پڑھنا (۱۳) وتر میں دعائے قنوت کے لیے تکبیر کہنا (۱۴)
 دعائے قنوت پڑھنا (۱۵) مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت
 نہ کرنا (۱۶) جمیع ارکان میں امام کی پیروی کرنا (۱۷)
 سجدہ تلاوت کرنا، یعنی اگر قرأت میں سجدہ کی آیت پڑھی
 تو سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے (۱۸) السَّلَامُ عَلَیْکُمْ
 کے لفظ سے نماز سے ٹکنا (۱۹) دونوں عیدوں میں زائد
 تکبیرات کہنا (۲۰) تکبیرات تشریق کہنا۔ یہ تکبیرات ۹
 ذوالحجہ کو نماز فجر جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد
 شروع کرنی ہیں اور ۱۳ ذوالحجہ کی عصر نماز کے بعد ختم
 کرنی ہیں۔

**تکبیر تشریق: اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا اَللّٰهُ وَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ**

نماز کی سنتیں: (۱) تکبیر تحریمہ کہنے کے لیے

مرد کو دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھانا (۲) تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا (۳) امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقالی (ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تکبیریں) بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا (۴) داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھ کر انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے کلائی کو پکڑ کر ناف کے نیچے باندھنا (۵) ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ اور آمین آہستہ کہنا (۶) فرض نماز کی دونوں آخری رکعتوں میں صرف الحمد شریف پڑھنا (۷) سنت کے موافق قرأت کرنا۔ یعنی جس نماز میں جس قدر اور جو سورتیں پڑھنا مسنون ہیں اس کے مطابق قرأت کرنا۔ (جس کی وضاحت فقہ کی بڑی کتابوں اور علمائے کرام سے معلوم کی جاسکتی ہیں) (۸) تکبیرات انتقالی (ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت) اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا (۹)

رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
 کہنا۔ (۱۰) رکوع میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کی کھلی
 ہوئی انگلیوں سے پکڑنا (۱۱) رکوع سے اٹھتے وقت امام کو
 سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ
 الْحَمْدُ اور تنہا نماز پڑھنے والے کو دونوں کہنا۔ (۱۲)
 سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ
 پھر ناک پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے وقت اس کے برعکس
 (الٹا) کرنا (۱۳) سجدہ میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ
 الْأَعْلَى کہنا (۱۴) جلسہ اور قعدہ میں بیٹھتے وقت داہنا
 قدم اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے
 قبلہ کی طرف رہیں اور بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا
 اور ہاتھ رانوں پر رہیں (۱۵) قعدہ اخیرہ میں تشہد کے
 بعد درود شریف اور اس کے بعد دعا پڑھنا۔ (۱۶) پہلے
 دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیرنا (۱۷)
 دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت امام کو ملائکہ

اور مقتدیوں پر سلام کی نیت کرنا اور مقتدیوں کو امام
، جماعت اور ملائکہ پر سلام کی نیت کرنا (۱۸) تشہد میں
کلمہ **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** پر شہادت کی انگلی اٹھانا اور کلمہ
إِلَّا اللَّهُ پر گراں (۱۹) مقتدیوں کو امام کے بعد سلام
پھیرنا (۲۰) سلام ان الفاظ سے کہنا **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ**
وَرَحْمَةُ اللَّهِ (۲۱) امام کو پہلا سلام دوسرے سے
بلند آواز میں کہنا۔

مستحبات نماز: (۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت (اگر
مرد کو چادر لپٹی ہوئی ہے تو) دونوں ہاتھ چادر سے
باہر نکالنا (۲) قیام کی حالت میں دونوں پیروں کے
درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ رکھنا (۳) رکوع اور سجدہ میں
اکیلے کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح پڑھنا (۴) قیام کی
حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع کی حالت میں
قدموں کی پیٹھ پر، جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر، پہلے
سلام کے وقت داہنے مونڈھے پر اور دوسرے سلام کے

وقت بائیں مونڈھے پر نظر رکھنا (۵) حتی المقدور جمای
کے وقت منہ بند رکھنا (۶) حتی المقدور کھانسی کو روکنا۔

مفسداتِ نماز (نماز توڑنے والی چیزیں) یہ

ہیں۔ مفسداتِ نماز دو قسم کے ہیں۔ (۱) قولی یعنی بولنے یا
کوئی بھی آواز منہ سے نکالنا (۲) فعلی یعنی کوئی بھی کام
ہاتھوں پیروں اور دوسرے اعضاء سے کرنا۔

مفسداتِ قولی: (۱) نماز میں کلام کرنا، چاہے

قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت، ہر صورت میں نماز
ٹوٹ جاتی ہے (۲) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو
لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا (۳) بیماری، درد اور تکلیف کی
وجہ سے آہ، اوہ یا اس جیسی آوازیں منہ سے نکالنا (۴)
قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا (۵) قرآن شریف پڑھنے
میں ایسی غلطی کرنا کہ معنی تبدیل ہو جائیں (۶) درد اور
مصیبت کی وجہ سے رونا (۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ
مارنا (۸) بغیر عذر کے کھانسنے۔

مفسدات فعلی: (۱) عمل کثیر یعنی دونوں ہاتھوں

سے کوئی کام کرنا یا ایک ہاتھ سے ایک ہی رکن میں تین مرتبہ کوئی بھی کام کرنا یا دور سے دیکھنے والا اس کی حرکات کو دیکھ کر یقین کر لے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے (۲) جان بوجھ کر یا بھول سے کوئی چیز کھانا (۳) قبلہ کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا (۴) دو صفوں کی مقدار کے برابر ایک بار آگے یا پیچھے چلنا (۵) امام سے آگے بڑھ کر کھڑا ہونا (۶) تین کلمات کے برابر لکھنا (۷) جماعت میں عورت کے محاذی (متصل) کھڑا ہونا۔ چند شرائط کے ساتھ (جس کی وضاحت ہماری کتاب (برکات نماز کامل) یا فقہ کی کسی بڑی کتاب یا علماء کرام سے معلوم کر سکتے ہیں) (۸) خلیفہ ایسا بنانا جو امامت کے لائق نہ ہو (۹) امام کا خلیفہ مقرر کیے بغیر نماز سے نکل جانا (۱۰) امام کا وضو ٹوٹ جانے کے بعد ایک رکن کی مقدار مصلیٰ پر کھڑا رہنا (۱۱) فجر کی نماز میں سورج

کا ٹکنا (۱۲) سجدہ میں دونوں پیروں کی انگلیوں کا زمین سے اٹھ جانا (۱۳) اشاروں سے نماز پڑھنے والے کا رکوع اور سجدے پر قادر ہونا (۱۴) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۵) نماز کی حالت میں زخم صحیح ہونے کے بعد پٹی کا گر جانا (۱۶) اعضاء ستر میں سے کسی عضو کے چوتھائی حصہ کے برابر پورے رکن میں کھلا رہنا (۱۷) نماز میں کسی کا کہا ماننا۔

فائدہ: نماز میں مقتدی امام کو لقمہ دے سکتا ہے، غلطی سے بیٹھ جائے یا اٹھ جائے تو اللہ اکبر کہہ کر اسے اشارہ کر سکتا ہے اور امام بھی اس کے کہنے پر عمل کر سکتا ہے لیکن اپنے مقتدی کے علاوہ کسی کا کہا مانے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مکروہات نماز: (۱) سدل کرنا، سدل یہ ہے

کہ چادر سر پر رکھ کر دونوں کنارے لٹکا دے (۲) سجدہ کی جگہ سے بلاوجہ کنکریاں وغیرہ ہٹانا۔ البتہ اگر سجدہ کرنا

مشکل ہو تو ایک بار ہٹانے میں کوئی حرج نہیں ہے (۳)
 مٹی سے بچانے کے لیے کپڑوں کو ہاتھ سے اوپر اٹھانا
 (۴) آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھانا (۵) فعل
 عبث کرنا، یعنی بغیر ضرورت کے اپنے بدن یا کپڑے
 سے کھیلنا (۶) ایسی چیز منہ میں رکھنا جس کی وجہ سے
 واجب قرأت ادا نہ ہو سکے (۷) انگلیاں چٹھانا (۸) ایک
 ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۹)
 نماز میں کمر یا کوکھ پر ہاتھ رکھنا (۱۰) نماز کی حالت میں
 ادھر ادھر دیکھنا (۱۱) تشہد یا سجدوں کے درمیان میں کتے
 کی طرح بیٹھنا، یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں
 ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا (۱۲) جلسہ
 اور قعدہ میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے کر کے
 بیٹھنا (۱۳) سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا (۱۴) کسی شخص
 کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا (۱۵) بالوں کو سر پر جمع
 کر کے جوڑا باندھنا (۱۶) اکیلے امام کا مقتدیوں سے

ایک ہاتھ اونچی یا نچلی جگہ پر کھڑا ہونا (۱۷) نماز میں ایسا کپڑا پہننا جس پر جاندار کی تصویر ہو (۱۸) ایسی جگہ پر نماز پڑھنا جس کے دائیں بائیں، آگے پیچھے اوپر یا نیچے کسی جاندار کی تصویر ہو (۱۹) نماز کے ارکان ادا کرنے میں جلدی کرنا اور امام سے سبقت (پہل) کرنا (ارکان میں جلدی کی مثال رکوع کے بعد پوری طرح قومہ کیے بغیر سجدہ میں جانا یا ایک سجدے کے بعد پوری طرح جلسہ کیے بغیر دوسرے سجدے میں جانا اور امام سے سبقت کی مثال۔ قرأت پوری کرنے کے بعد رکوع میں جانے کے لیے امام نے اللہ اکبر کہنا شروع کیا ابھی رکوع میں نہیں پہنچا کہ مقتدی پہلے ہی رکوع میں پہنچ گیا۔ یا امام نے رکوع سے قومہ میں جانے کے لیے اللہ اکبر کہنا شروع کیا، ابھی قومہ میں نہیں پہنچا کہ مقتدی پہلے ہی قومہ میں جا پہنچا (۲۰) رتھ یا پیشاب یا پاخانہ کرنے کی سخت ضرورت ہوتے ہوئے نماز پڑھنا (۲۱) چادر اس

طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ باہر نہ نکل سکیں (۲۲) عمامہ (پگڑی) اس طرح باندھنا کہ درمیان سے سر ظاہر ہو (۲۳) نقاب لگا کر نماز پڑھنا (۲۴) قمیص ہوتے ہوئے ننگی پیٹھ نماز پڑھنا (۲۵) امام کے پیچھے قرأت کرنا (۲۶) بغیر سترہ کے لوگوں کی گذرگاہ پر نماز پڑھنا۔

مسنون دعائیں

۱۔ مسجد شریف میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھے اور دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

۲۔ مسجد شریف سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

۳۔ جب سوکراٹھے تو یہ دعا پڑھے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ أَمَاتِنَا وَإِلَيْهِ
النُّشُورُ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس

نے ہمیں مارنے (یعنی مرنے) کے بعد زندہ (یعنی
اٹھایا) کیا اور (ہم نے) اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

۴۔ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں
اندر رکھے اور یوں دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ
وَالْخَبَائِثِ -

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث
جنوں اور خبیثات جنیوں سے۔

۵۔ بیت الخلا سے نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر رکھے
اور یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی
وَعَافَانِی -

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس
نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو عافیت دی۔

مسائل اعتکاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعتکاف کی تعریف: اعتکاف میں بندہ اللہ تعالیٰ کے گھر کا
مجاور بن کر اس کا قرب حاصل کرتا ہے۔ دنیا کی
مصروفیات اور اساتھوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور
دنیاوی لذتوں کو چھوڑ کر عبادت کی مشقتوں کو اختیار کرتا
ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کو طلب کرنے کے
لیے اس کے گھر میں ڈیرہ ڈال کر بیٹھ جاتا ہے۔
عطا خراسانی کہتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والا اس شخص کی
مثل ہے جو کسی سخی داتا سے بھیک لینے کے لیے اس کے
دروازے پر دھرنا دے کر بیٹھ جائے کہ جب تک مجھے

داتا بھیک نہیں دے گا میں یہاں سے نہیں اٹھوں گا اسی طرح جو شخص مسجد میں اعتکاف کرتا ہے گویا کہ وہ شخص اللہ کے گھر کی چوکھٹ تھام کر بیٹھ گیا ہے۔
اعتکاف کی فضیلت:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِينَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللَّهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَغْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ. (صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کیا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ
الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. (صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں
باقی دنوں کے بہ نسبت عبادت میں زیادہ جدوجہد کرتے
تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوَاخِرَ
مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوْفَاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ
أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ. (صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں
اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ دینا سے رخصت ہو کر اللہ
تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کے بعد آپ کی

ازواج مطہرات اعتکاف کرتی تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ أَحَى النَّيْلَ وَأَيَقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِثْرَ (صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تمام شب بیدار رہتے تھے۔ اپنے اہل خانہ کو بھی بیدار کرتے تھے عبادت کے لیے کمرہمت کس لیتے تھے اور ازدواجی تعلق سے دور رہتے تھے۔

AL-ISLAH NETWORK

اعتکاف کی قسمیں: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اعتکاف واجب (۲) اعتکاف سنت (۳) اعتکاف مستحب۔

اعتکاف واجب: کسی نے یہ منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں ایک دن یا دو دن کا اعتکاف

کروں گا اور اس کا کام ہو گیا، یہ اعتکاف واجب ہے اور اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ یاد رکھو کہ اعتکاف واجب کے لیے روزہ شرط ہے، بغیر روزہ کے اعتکاف واجب صحیح نہیں ہے۔ (درمختار)

اعتکاف سنت: یہ اعتکاف رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں کیا جاتا ہے۔ یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبنے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے تو بیسویں رمضان کو سورج ڈوبنے کے بعد یا اثنیسویں رمضان کو شوال کا چاند ظاہر ہونے کے بعد مسجد سے نکلے۔ یاد رہے کہ اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے، یعنی اگر محلے کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب آخرت کے مواخذہ میں گرفتار ہوں گے اور اگر ایک آدمی نے بھی اعتکاف کر لیا تو سب آخرت کے مواخذہ سے بری ہو جائیں گے۔ اس اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے مگر وہی رمضان کے روزے کافی ہیں۔

اعتکاف مستحب: اعتکاف مستحب یہ ہے کہ جب کبھی دن یا رات میں مسجد کے اندر داخل ہو تو اعتکاف کی نیت کرے، جتنی دیر مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب پائے گا۔ نیت کے لیے صرف دل میں اتنا خیال کر لینا اور منہ سے کہہ لینا کافی ہے کہ میں نے خدا کے لیے اعتکاف مسجد کی نیت کی۔

(فتاویٰ عالمگیری)

اعتکاف کی شرائط: علامہ کا سانی لکھتے ہیں کہ اعتکاف کی درستگی کے لیے اسلام اور عقل شرط ہیں اور حیض، نفاس اور جنابت سے پاک ہونا بھی لازم ہے۔ اس میں بالغ ہونے یا مذکر و مؤنث یا آزاد ہونے کی شرط نہیں ہے۔ اعتکاف کے لیے روزہ بھی شرط ہے اور عمل زوجیت اور بیوی کو چھونے اور بوسہ دینے سے رُکنا شرط ہے۔ یہ شرائط عالمگیری اور ہدایہ میں بھی درج ہیں۔

اعتکاف مسنون کے آداب: معتکف اچھی

بات کے سوا اور کوئی بات نہ کرے۔ رمضان کے دس دن اعتکاف کرے۔ سب سے افضل مسجد میں اعتکاف کرے (مثلاً مسجد حرام، مسجد نبوی ﷺ اور جامع مسجد) قرآن و حدیث کی تلاوت اور فقہ کی کتابیں پڑھنے میں مشغول رہے۔ نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت اور حکایات صحابہ و حکایات صالحین پڑھنے میں منہمک رہے۔ اللہ عزوجل کا ذکر کرے، استغفار کرے۔ درود شریف پڑھے۔ زندگی کی قضاء نمازیں اور نوافل ادا کرے۔ جن باتوں کے کرنے میں گناہ کا خدشہ نہ ہو ان باتوں کے کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اعتکاف کرنے والا خود کو دنیا کے مشاغل سے علیحدہ کر کے خود کو عبادت الہی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور اعتکاف کے ایام میں فرشتوں کے مشابہ ہو جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے اور اس کے

احکامات پر کرتے ہیں۔ اور دن رات اسی کی تسبیح میں مشغول رہتے ہیں۔ نمازی نماز پڑھ کر مسجد سے چلے جاتے ہیں لیکن معتکف اللہ کے گھر کو نہیں چھوڑتا اور وہیں دھرنا مار کر بیٹھا رہتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی عطا اور مہربانیاں زیادہ متوقع ہیں۔

اعتکاف کی ابتداء کا وقت: آئمہ اربعہ کا مذہب یہ ہے کہ جب دس دن کے لیے اعتکاف کرنا ہو تو بیس رمضان المبارک کو سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف میں بیٹھ جائے۔

مسجد کی حدود: غمونا ہمارے اکثر دوست حدود مسجد کا مطلب سمجھ نہیں پاتے اور اس بنا پر ان کا اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ اس لیے خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ حدود مسجد کا کیا مطلب ہے۔ عام بول چال میں مسجد کے پورے احاطے کو مسجد ہی کہتے ہیں لیکن شرعی اعتبار سے یہ پورا احاطہ مسجد ہونا ضروری نہیں

بلکہ شرعاً مسجد صرف اتنے حصے کو کہا جائے گا جسے وقف کرنے والے نے مسجد قرار دیا ہو۔ یعنی نماز پڑھنے کے سوا اس سے کچھ اور مقصود نہ ہو۔ لیکن تقریباً ہر مسجد میں کچھ حصہ ایسا ہوتا ہے۔ (مثلاً استنجا کرنے کی جگہ، نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ، پیش امام یا مؤذن یا خادم مسجد کا حجرہ) جو شرعاً مسجد نہیں ہوتا بلکہ مسجد کی ضروریات کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔ بعض مساجد میں تو ضروریات مسجد والا حصہ اصل مسجد سے بالکل الگ ہوتا ہے جس کی پہچان مشکل نہیں ہوتی، لیکن بعض مساجد میں یہ حصہ اصل مسجد سے اس طرح ملا ہوا ہوتا ہے کہ ہر شخص اسے نہیں پہچان سکتا۔ لہذا جب کبھی کسی مسجد میں اعتکاف کرنے کا ارادہ ہو تو سب سے پہلے یہ کام کرنا چاہیے کہ مسجد کے بانی یا متولی یا کسی ذمہ دار شخص سے مسجد کے اصل اور ٹھیک حدود معلوم کرے۔ انتظامیہ کو بھی چاہیے کہ وہ مسجد کی حدود کو حتی الامکان واضح اور ممتاز رکھے ورنہ

نہ کم از کم بیسویں روزے کو جب معتکفین مسجد میں جمع ہو جائیں تو انہیں زبانی طور پر سمجھا دیا جائے کہ مسجد کی حدود کہاں سے کہاں تک ہیں۔

معتکفین کی ممنوع جگہیں:

(۱) استنجا کی جگہ، نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ، پیش امام صاحب، مؤذن صاحب یا خادم مسجد کے حجرے پر شرعاً مسجد کے احکام جاری نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ خارج مسجد ہوتے ہیں ان ضروریات مسجد والے حصے میں معتکف کا جانا بالکل جائز نہیں ہے۔ اگر اعتکاف کرنے والا اس حصہ میں شرعی ضروریات کے بغیر ایک لمحے کے لیے چلا جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) جن مسجدوں میں وضو خانے اصل مسجد سے بالکل ملے ہوتے ہیں۔ عموماً عام مسلمان ان وضو خانوں کو بھی مسجد کا ہی حصہ سمجھتے ہیں اور اعتکاف کی حالت میں بے دھڑک وہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ خوب سمجھ لینا

چاہیے کہ اس طرح اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ وضو خانہ مسجد کا حصہ نہیں ہوتے۔

(۳) مسجد میں داخل ہونے سے پہلے جہاں جوتے اتارے جاتے ہیں وہ جگہ بھی خارج مسجد ہوتی ہے۔ یہاں بھی معتکف نہیں جاسکتا۔

(۴) اسی طرح مسجد کے زینے جن پر چڑھ کر لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں وہ بھی مسجد سے خارج ہوتے ہیں اس لیے اعتکاف کرنے والے کو شرعی عذر کے بغیر وہاں جانا بھی جائز نہیں ہے۔

(۵) بعض مساجد میں امام مسجد کی رہائش کے لیے مسجد کے ساتھ ہی کمرہ بنا ہوا ہوتا ہے، یہ کمرہ بھی مسجد سے خارج ہوتا ہے اور اس میں اعتکاف کرنے والے کا جانا جائز نہیں ہے۔

(۶) بعض مساجد میں اصل مسجد کے ساتھ ہی بچوں کو قرآن پاک پڑھانے کے لیے کوئی جگہ یا مدرسہ بنا دیا

جاتا ہے۔ اس جگہ کو بھی جب تک بانی مسجد نے مسجد قرار نہ دیا ہو اس وقت تک اعتکاف کرنے والے کے لیے اس میں جانا جائز نہیں ہے۔

(۷) بعض مساجد میں مسجد کی دریاں، صفیں، چٹائیاں اور دیگر سامان رکھنے کے لیے ایک الگ کمرہ یا کوئی جگہ بنائی جاتی ہے اس جگہ کا حکم بھی یہی ہے کہ جب تک بنانے والے نے اسے مسجد قرار نہ دیا ہو یہ جگہ مسجد نہیں ہے اور اعتکاف کرنے والا اس میں نہیں جاسکتا۔

مسجد کی چھت کا حکم:

صحیح مسجد کا حصہ ہے لہذا اعتکاف کرنے والے کا مسجد کے صحیح میں آنا جانا یقیناً جائز ہے (فتاویٰ رضویہ)

مسجد کی چھت بھی چونکہ مسجد کے حکم میں ہے اس لیے اعتکاف کرنے والا مسجد کی چھت پر آ جاسکتا ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب چھت پر جانے کا راستہ مسجد کے اندر

سے ہو اگر اوپر جانے کے لیے سیڑھیاں باہر ہوں تو اعتکاف کرنے والا نہیں جاسکتا، اگر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اعتکاف کے مسائل: (۱) اعتکاف کرنے

والوں کے لیے بلا عذر مسجد سے نکلنا حرام ہے۔ اگر نکلے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا چاہے قصداً نکلے یا بھول کر۔ اسی طرح کسی خاتون نے جس گھر میں اعتکاف کیا ہے اس خاتون کا بھی اس گھر سے نکلنا حرام ہے۔ اگر خاتون اس مکان سے باہر نکلی تو خواہ وہ قصداً نکلی ہو یا بھول کر، اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار)

(۲) مرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسجد میں اعتکاف کرے اور عورت اپنے گھر میں اس جگہ اعتکاف کرے جو اس نے نماز پڑھنے کے لیے مقرر کی ہو۔ (درمختار)

(۳) اعتکاف کرنے والا دو عذروں کے سبب مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔ ایک عذر طبعی جیسے رفع حاجت، غسل

فرض، اور وضو کے لیے۔ دوسرا عذر شرعی جیسے نماز جمعہ کے لیے جانا۔ (اگر اس مسجد میں نماز جمعہ ادا نہ کی جاتی ہو) ان دو عذروں کے سوا کسی اور وجہ سے مسجد سے باہر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگرچہ بھول کر بھی نکلے۔ (درمختار)

(۴) اعتکاف کرنے والا دن رات مسجد میں ہی رہے گا۔ وہیں کھائے، پیئے، سوئے مگر احتیاط رکھے کہ کھانے پینے سے مسجد گندی نہ ہونے پائے۔ اعتکاف کرنے والے کے سوا کسی اور کو مسجد میں کھانے، پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لیے اگر کوئی آدمی مسجد میں کھانا پینا اور سونا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اعتکاف مستحب کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو پھر اس کے لیے کھانے پینے اور سونے کی اجازت ہے۔

(۵) اگر اعتکاف میں بیٹھتے وقت یہ شرط کر لی کہ مریض کی عیادت و نماز جنازہ میں جائے گا تو یہ شرط جائز ہے

- اب اگر ان کاموں کے لیے مسجد سے باہر گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ مگر دل میں نیت کر لینا کافی نہیں بلکہ زبان سے کہنا بھی ضروری ہے۔ (بہار شریعت)

(۶) اگر مسجد گرگنی یا کسی نے زبردستی مسجد سے نکال دیا اور وہ فوراً ہی کسی دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔

(۷) اعتکاف کرنے والا ہر وقت چپ نہ رہے اور نہ ہی لوگوں سے بہت زیادہ بات چیت کرے بلکہ اس کو چاہیے کہ نفل نمازیں زیادہ پڑھے، تلاوت کرے، علم دین کا درس دے، سیرت النبی ﷺ، سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور اولیائے صالحین کی کتب کا مطالعہ کرے۔ کثرت سے درود شریف پڑھے اور ذکر الہی کرے۔ اکثر با وضو رہے، دل کو پاک و صاف رکھے اور بکثرت رورو کر گڑگڑا کر خداوند تعالیٰ سے دعائیں مانگے۔

(۸) اعتکاف کی قضا صرف قصداً اعتکاف توڑنے ہی سے نہیں ہوتی بلکہ کسی عذر کی وجہ سے بھی اگر اعتکاف چھوڑ دیا، مثلاً بیمار ہو گیا یا بلا اختیار اعتکاف چھوڑنا پڑا جیسے عورت کو حیض یا نفاس آیا ان صورتوں میں بھی قضا واجب ہے۔

(۹) اعتکاف کرنے والا اگر یہ نیت عبادت چپ رہے کہ ثواب سمجھ کر چپ رہے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور برن باتوں سے چپ رہا تو یہ چپ رہنا مکروہ نہیں بلکہ یہ اتنی درجے کی بات ہے کیونکہ بری باتوں سے زبان کو روکے رکھنا ہر حال میں واجب ہے۔ جو چیز اعتکاف میں اعتکاف کی وجہ سے منع ہے مثلاً جماع اور مسجد سے نکلنا (عمداً اور بھول کر نکلنے میں فرق نہیں ہے) اور جو چیز اعتکاف میں روزے کی وجہ سے منع ہے مثلاً کھانا پینا۔ ان میں عمداً ارتکاب کی وجہ سے اعتکاف فاسد ہوگا اور اگر بھول کر کھا لیا تو اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ اعتکاف

میں خوشبو لگا سکتا ہے اور سر میں تیل ڈال سکتا ہے۔ اگر اعتکاف واجب فاسد ہو جائے تو اس کی نذر مانے تو زبان سے کہنا ضروری ہے۔ مثلاً تین یا دو دن اعتکاف کی نذر مانے اس میں راتیں شامل ہیں اور اگر تین یا دو راتیں اعتکاف کی نذر مانی تو اس میں دن شامل نہیں ہیں۔ فرض روزہ بلا عذر توڑنے میں قضا اور کفارہ واجب ہے اور نفل روزہ عمداً توڑنے میں صرف قضا واجب ہے۔ رمضان، کفارہ قتل، کفارہ ظہار، کفارہ قسم، کفارہ افطار رمضان اور نذر کے روزوں کو مسلسل رکھنا واجب ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد اول)

علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں۔
 رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف ہر چند کہ نفل ہے لیکن شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے۔ اگر کسی شخص نے ایک دن کا اعتکاف فاسد کر دیا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر پورے دس دن قضا لازم ہے اور

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر صرف اسی دن کی قضا لازم ہے۔ اس کے برعکس نفل میں اگر کچھ دیر مسجد میں بیٹھ کر باہر نکل گیا تو اس پر قضا نہیں کیونکہ اس کے باہر نکلنے سے وہ اعتکاف ختم ہو گیا۔ (ردالمحتار۔ جلد دوم)۔

چونکہ آخری عشرہ کا اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے اس لیے ہم نے لکھا ہے کہ اس پر واجب کے احکام لاگو ہوں گے۔

اعتکاف کے مفسدات: بلا عذر شرعی مسجد سے نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ بول و براز کے لیے جانا اور جمعہ پڑھنے کے لیے جانا عذر شرعی ہیں۔ وضو کے لیے جانا بھی عذر شرعی ہے۔ کھانے پینے اور سونے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں ہے۔ جان اور مال کو بچانے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، مریض کی عیادت کے لیے نہ جائے، نماز جنازہ پڑھنے کے لیے

مسجد سے باہر گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ مسجد سے سر باہر نکالنا تاکہ گھر والے سردھوئیں، جائز ہے۔ (ٹھنڈک حاصل کرنے یا صفائی حاصل کرنے کے لیے مسجد سے غسل کرنے کے لیے جانا ناجائز ہے۔ البتہ غسل جنابت کے لیے جانا جائز ہے) جماع کرنا، بوسہ دینا، لمس اور معانقہ کرنا یہ تمام امور ناجائز ہیں اور اعتکاف کے لیے مفسد ہیں۔ بے ہوش ہونے یا جنون ہونے سے بھی اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔

اعتکاف توڑنے کی جائز صورتیں:

مندجہ ذیل تمام صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا بھی لازم ہوگی لیکن گناہ نہیں ہوگا۔

(۱) اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر نہیں ہو سکتا تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ (شامی)

(۲) کوئی بندہ ڈوب رہا ہو یا آگ میں جل رہا ہو تو

اجازت ہے کہ اعتکاف توڑ کر ڈوبتے ہوئے کو بچائے اور جلتے ہوئے کی آگ کو بجھائے۔ (ردالمختار)

(۳) جہاد کے لیے اعلان عام کر دیا جائے (جہاد فرض عین ہو جائے) تو اعتکاف کو توڑ کر جہاد میں شرکت کرے۔ (ردالمختار)

(۴) اگر جنازہ آجائے کوئی اور نماز پڑھانے والا نہیں ہے تو اعتکاف توڑ کر نماز جنازہ پڑھا سکتا ہے۔ (ردالمختار)

(۵) کوئی شخص زبردستی مسجد سے نکال کر باہر لے جائے۔ مثلاً حکومت کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ آجائے تو بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ (شامی)

(۶) اگر کسی معاملے میں گواہ ہوں اور آپ کی گواہی فیصلہ کی بنیاد ہو تو آپ کے لیے جائز ہے کہ اعتکاف توڑ کر گواہی دینے تشریف لے جائیں اور حقدار کے حق کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ (عالمگیری)

عورتوں کے اعتکاف کے احکامات:

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات عطا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی تھیں (بخاری و مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ امہات المؤمنینؓ بھی اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ لہذا ہماری مسلمان عورتوں کو بھی اعتکاف کی سعادت حاصل کرنا چاہیے۔ ان کے بارے میں چند مسائل مذکور ہیں۔

(۱) عورتوں کو مسجد میں اعتکاف کرنا جائز نہیں بلکہ وہ اپنے گھر میں مخصوص جگہ پر اعتکاف کریں۔

(۲) عورتوں کو چاہیے جس جگہ پر بیٹھیں اس کو پاک و صاف رکھیں۔

(۳) عورتوں نے نماز کے لیے اگر کوئی جگہ مقرر نہیں

کر رکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتیں البتہ اگر اس وقت یعنی جب اعتکاف کا ارادہ کیا تو کسی جگہ کو نماز کے لیے خاص کر لیا تو اس جگہ اعتکاف کر سکتی ہیں۔

(۴) شادی شدہ عورت کے لیے ضروری ہے کہ اعتکاف کے لیے شوہر سے اجازت حاصل کریں۔ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کے لیے اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے۔ (شامی)

(۵) اگر بیوی نے شوہر کی اجازت سے اعتکاف شروع کیا بعد میں شوہر منع کرنا چاہتا ہے تو اب منع نہیں کر سکتا اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمے اس کی تعمیل واجب نہیں۔

(۶) عورتوں کے اعتکاف کے لیے ضروری ہے کہ وہ حیض و نفاس کے ایام سے پاک ہوں۔ ان دنوں میں نماز، روزہ اور تلاوت قرآن حرام ہیں۔ البتہ ذکر و درود میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) اعتکاف سنت کے شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ ان دنوں میں ماہواری کی تاریخیں آنے والی تو نہیں ہیں۔ اگر تاریخیں رمضان کے آخری عشرے میں آنے والی ہوں تو اعتکاف شروع ہی نہ کریں۔ ہاں تاریخیں شروع ہونے سے پہلے پہلے نقلی اعتکاف کر سکتی ہیں۔

(۸) اگر کسی عورت نے اعتکاف شروع کیا، پھر اعتکاف کے دوران ماہواری شروع ہوگئی تو اس پر واجب ہے کہ فوراً اعتکاف چھوڑ دے۔ اس صورت میں جس دن اعتکاف چھوڑا ہے صرف اسی ایک دن کی قضا اس کے ذمے واجب ہوگی۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہواری سے پاک ہونے کے بعد اگر رمضان کے دن باقی ہوں تو رمضان میں ہی قضا کر سکتی ہے لیکن اگر پاک ہونے تک رمضان ختم ہو جائے تو رمضان کے بعد کسی دن خاص طور پر اعتکاف کے لیے روزہ رکھے اور ایک دن

اعتکاف کی قضا کرے۔

(۹) کسی مسلمان عورت نے گھر کی جس جگہ میں اعتکاف کیا ہے۔ وہاں سے شرعی ضرورت کے بغیر نکلنا جائز نہیں۔ وہاں سے اٹھ کر گھر کے کسی اور حصے میں بھی نہیں جاسکتی۔ اگر جائے گی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(۱۰) مسلمان عورتوں کے لیے اعتکاف کی جگہ سے ہٹنے کے وہی احکامات ہیں جو مردوں کے لیے ہیں۔ یعنی جن ضروریات کی وجہ سے مردوں کو مسجد سے نکلنا جائز ہے ان ہی ضروریات کے لیے مسلمان عورتوں کو بھی اعتکاف کی جگہ سے ہٹنا جائز ہے اور جن کاموں کے لیے مردوں کو مسجد سے نکلنا جائز نہیں ان کے لیے مسلمان عورتوں کو بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جائز نہیں۔

ختم خواجگان نقشبند قدس اللہ اسرارہم

یہ ختم مبارک جمیع حاجات دینی اور دنیاوی کے لیے اکسیر اعظم ہے۔ اگر روزانہ نہ ہو سکے تو جب کوئی

مشکل پیش آئے اس وقت پڑھنے کی کوشش کی جائے۔
انشاء اللہ تعالیٰ مسلسل تین روز تک پڑھنے سے مشکل
آسان ہوگی۔

ختم خواجگان پڑھنے کا طریقہ

سورہ فاتحہ مع بسم اللہ سات مرتبہ، درود شریف ایک
سو مرتبہ، سورۃ البسم نشرح مع بسم اللہ انا ہی مرتبہ، سورۃ
اخلاص مع بسم اللہ ایک ہزار مرتبہ، سورہ فاتحہ مع بسم اللہ
سات مرتبہ، درود شریف ایک سو مرتبہ، يَا قَاضِيَ
الْحَاجَاتِ ایک سو مرتبہ، يَا كَافِيَ الْمُهْمَاتِ ایک سو مرتبہ،
يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ ایک سو مرتبہ، يَا حَلَّ
الْمُشْكَلاتِ ایک سو مرتبہ، يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ ایک سو مرتبہ
، يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ ، ایک سو مرتبہ، يَا شَافِيَ الْأَمْرَاضِ
ایک سو مرتبہ، يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ ایک سو مرتبہ پڑھیں۔

ختم شریف پورا ہونے کے بعد اس کا ثواب
سلطان العارفین حضرت بابزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ
 عبدالخالق غجدانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابویوسف
 ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ
 اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
 اور حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ
 امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ خواجگان پیر پیراں
 خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ ابو منصور
 ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کی روح پاک کو بخش دے پھر جن
 مشکلات اور مطالب کے لیے ختم شریف پڑھا گیا ہو وہ
 مقاصد دل میں رکھ کر اور زبان سے بھی عرض کر کے دعا
 کے لیے ہاتھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ ساری
 مشکلات آسان اور سارے مطالب پورے ہوں گے۔
 انشاء اللہ تعالیٰ۔

جب تک وہ مقاصد پورے نہ ہوں اس وقت
 تک یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ، فضلیہ غفاریہ، بخششہ، طاہریہ

سلسلہ عالیہ کا پڑھنا روحانی فیوض و برکات
کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ سلسلہ عالیہ پڑھتے
وقت اپنے مشائخ سے اکتساب فیض کا تصور کرنا چاہیے
اور اس کو اپنے معمولات میں شامل کرنا چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هُوَ طَيِّبٌ لِّقُلُوْبِنَا وَشَفِیْعٌ
لِّذُنُوْبِنَا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

سب ثنا مخصوص ذات کبریا کے واسطے
رحمۃ للعالمین شافع جزا کے واسطے

ہو عطا صدق و صفا صدیق اکبر کے طفیل
 حُب اپنی کر عطا اُس باوفا کے واسطے
 صدقے سلمان فارسیؑ کے ہو کرم تیرا کریم
 حضرت قاسمؒ امام الاولیاء کے واسطے
 نفس ہو مغلوب حضرت سید جعفرؒ طفیل
 قطب عالم بایزیدؒ بادشاہ کے واسطے
 خواجہ خرقانی ابو الحسنؒ شہنشاہ اولیاء
 پیر پیراں ابوالقاسمؒ باخدا کے واسطے
 صاحب فیض و فضیلت ابو علیؒ شیخ الوریؒ
 پیر پیراں ابوالقاسمؒ باخدا کے واسطے
 خواجہ صاحب عبدالخالق غجدوانیؒ اولیاء
 شیخ عارفؒ ریوگری اُس حق نما کے واسطے
 حضرت محمودؒ صدقے عاقبت محمود ہو
 پیر علی رامیتنیؒ مرد خدا کے واسطے

خواجہ بابا سماسیؒ مردِ فاضل باکمال
 شاہ شمس الدینؒ سید شہنشاہ کے واسطے
 غوثِ اعظم، قطبِ عالم، شہنشاہ نقشبند
 شاہ بہاء الدینؒ بخاری دربا کے واسطے
 دل میرا ہو اسمِ اعظم سے منور یا خدا
 پیر علاؤ الدینؒ عابد بے ریا کے واسطے
 حضرت یعقوبؒ صدقے مشکلیں سب معاف ہوں
 پیر عبید اللہؒ افضل اولیاء کے واسطے
 حضرت زاہدؒ کے صدقے زہدِ کامل ہونصیب
 سائیں درویش محمد مقتداؒ کے واسطے
 خواجہ املنگیؒ کے صدقے گریہ زاری ہو عطا
 خواجہ محمد باقی باللہؒ باصفا کے واسطے
 شہنشاہِ اولیاء نائبِ جنابِ مصطفیٰؐ
 حضرت خواجہ مجددؒ مہرباں کے واسطے

حضرت معصومؑ صدقے عشق کامل ہونصیب
 خواجہ سیف الدینؒ رہبر و رہنما کے واسطے
 حضرت محسنؒ کے صدقے معاف ہو میری خطا
 پیر کامل نور محمدؒ پارسا کے واسطے
 شیخ حبیب اللہؒ شہید مرزا مظہرؒ جانِ جاں
 خیر خواہ خواجہ غلام علیؒ خوش ادا کے واسطے
 یوسعیدؒ شیخ احمد دہلویؒ غوثِ زماں
 فاروقی احمد سعیدؒ شمس الہدیٰ کے واسطے
 دوست تیرا یا الہیؒ دوست محمدؒ دلربا
 حضرت عثمانؒ تارک ماسوا کے واسطے
 حضرت محمدؒ لعل شاہؒ اور سراج الدینؒ پیر
 دل کی ظلمت دور ہو ان مہ لقا کے واسطے
 فیضِ فضلی کا ہے برسا عجم عربستان پر
 فضل ہو فضل علیؒ فضل خدا کے واسطے

نائب خیر الوری حضرت خواجہ محمد عبدالغفار
 مہر ہو منظور مجھ پر مہرباں کے واسطے
 ابر رحمت شاہ شفقت حضرت اللہ بخش سائیں
 یہ دعا مقبول ہو قطب الوری کے واسطے
 مال ملکیت کی محبت قلب سے زائل کریں
 پیر ہادی اللہ آبادی بھر جھٹا کے واسطے
 شیخ کامل میں فنایت اور محبت ہو نصیب
 پیر بس راضی رہے اس بے نوا کے واسطے
 یا خدا در چھوڑ تیرا میں بتا جاؤں کہاں
 رحم کر اے راہمین اپنی سخا کے واسطے
 شر شیطانی سے مجھ کو یا خدا محفوظ رکھ
 نفس ہو مقہور میرا دائما کے واسطے
 تیری خوشنودی مقدم ہو سدا میرے لیے
 ہر عمل ہو بے ریا تیری رضا کے واسطے

ہیں نمازیں بے خشوع اور سجدے میرے بے قرار
 مہر سے مقبول ہوں نور الہدیٰ کے واسطے
 تیری رحمت اور شفقت کا بحر ہے بے کراں
 ایک قطرہ بخش دے صلِ علیٰ کے واسطے
 مجھ کو رکھو مفلسی سے دور در ہر دوسرا
 پوری کر سب حاجتیں اپنی سخا کے واسطے
 عدو ہوں مغلوب میرے دین و دنیا کے تمام
 سید الکونین خاتم الانبیاء کے واسطے
 التجائیں محمد طاہر کی ہوں سب مستجاب
 جملہ کامل اولیاء اور اتقیاء کے واسطے
 آمین یا رب العالمین بحرمۃ النبی کریم
 وعلى آله واصحابہ اجمعین



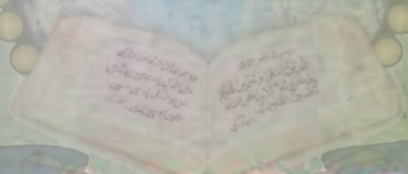
ہماری آئندہ آنے والی تصنیفات

ہدایت السالکین

تالیف لطیف حضرت علامہ مولانا

مدظلہ العالی

حبیب الرحمن گبول طاہری



برکات نماز (اردو)

تالیف حضرت علامہ مولانا

مدظلہ العالی

محمد قاسم گبول طاہری